سوال

(114) کیا انگوٹھے چومنے سے نظر تیز ہوجاتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کہنے کے بعد انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانے سے نظر تیز ہوتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھنا ضروری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود پڑھنا چاہئے۔ البتہ کسی بھی صحیح حدیث سے درود وسلام کے علاوہ کچھ ثابت نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگلیاں اور انگوٹھے وغیرہ چومنا ثابت نہیں۔ اس سلسلے کی چند روایات کی حقیقت واضح کی جاتی ہے:

ایک روایت ہے کہ جو آدمی اذان کے کلمات (اشھد ان محمدا رسول اللہ) سن کر کہے:

"مرحبا بحبیبی وقرة عینی محمد بن عبداللہ"

پھر اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے، وہ کبھی آنکھ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوگا۔ اس حدیث کو ماہرینِ فن نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (سلسلة الاحادیث الضعیفة: 73)

اسی روایت کو خضر علیہ السلام سے بھی روایت کیا گیا ہے کہ امام سخاوی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی کتاب المقاصد الحسنہ میں یوں روایت کیا: خضر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو (اشھد ان محمدا رسول اللہ) سن کر اپنے انگوٹھوں کو چومے اور پھر اپنی آنکھوں پر لگائے وہ کبھی آنکھیں دُکھنے کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوگا۔ امام سخاوی نے اس حدیث کو غیر ثابت قرار دیا ہے، اس حدیث پر وہ تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس روایت کو کسی صوفی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ اس روایت کی سند کے راوی محدثین کے نزدیک مجہول ہیں، یعنی اس کی سند من گھڑت ہے اور پھر (یہ بھی قابل توجہ ہے کہ) خضر علیہ السلام سے کس نے یہ روایت سنی ہے اس کا بھی کوئی تذکرہ نہیں۔

امام سخاوی رحمہ اللہ کا یہی تبصرہ امام شیبانی نقل کرتے ہیں:

قال شیخنا ولایصح، فی سندہ مجاھیل مع انقطاعہ عن الخضر وکل ماروی من ہذا فلا یصح رفعہ البتۃ (تمییز الطیب من الخبیث، ص: 189)

''ہمارے شیخ فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح نہیں، اس کی سند میں مجہول راوی ہیں، خضر پر اس کی سند منقطع ہے۔ (بلکہ خضر علیہ السلام کا عہد نبوی میں زندہ ہونا ثابت ہی نہیں، اگر وہ زندہ ہوتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے یا کم ازکم خلافت راشدہ میں ان کا کوئی تذکرہ ہوتا، راقم) اس سلسلے میں (یعنی انگوٹھے چومنے کے بارے میں) جو کچھ بھی مروی ہے اس کا مرفوع ہونا ہرگز درست نہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے جو شخص موذن کے (اشھدان محمدا رسول اللہ) کہنے پر (اشھدان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا) کہے اور شہادت کی انگلیوں کو بوسہ دے کر ان کے اندرونی حصے کو اپنی آنکھوں میں پھیرتے تو ایسا شخص میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔ سخاوی نے اس روایت کو غیر صحیح جبکہ ملا علی قاری نے اسے موضوعاتِ کبیر میں موقوف قرار دیا ہے۔ (ص: 73)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ انگوٹھے چوم کر آنکھوں کو لگانے والی روایت کے بارے میں تیسیر المقال میں لکھتے ہیں:

(کلھا موضوعات) ''یہ سب روایات موضوع ہیں۔''

حسن بن علی نے بھی تعلیقات مشکوۃ میں ان روایات کو غیر صحیح قرار دیا ہے۔

لہذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں ثابت ہے، اسی پر اکتفا کیا جائے اور اس میں اپنی طرف سے کسی چیز کا اضافہ نہ کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر درود پڑھنے پر ہی اکتفا کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

سنت وبدعت، صفحہ: 324

محدث فتویٰ